(١٧٥) صحو یہ تیرا گرفتار چلا جاتا ہے (٧)

لب اعجاز سے فرما دو تبسم کیا ہے — گھر مرے آنے میں پھر تم کو تکلم کیا ہے
نہیں بے پردہ او نہیں دیکھا کسی نے ابتک — نور مردم کا ہے کیا آنکھ میں مردم کیا ہے
ناخدا سے نہیں کچھ کام خدا حافظ ہے — کشتیٔ دل کو مرے خوف تلاطم کیا ہے
اپنے آغوش میں اکدم تو مجھے سونے دے — لوری کیسی ہے یہ جبریل کی قم قم کیا ہے
تجھکو منظور تھا جنت سے کہ نکلے آدم — خیر ہے قبلۂ من حیلۂ گندم کیا ہے
ہم گنہگاروں کو کافی ہے وسیلہ تیرا — تیری رحمت کے مقابل میں یہ قلزم کیا ہے

(١٧٦)
شہ قاسمؒ ہے ترا روز ازل سے حامی
صحو پھر تجھکو شفاعت کا توہم کیا ہے
(٥)

مبارک آپ کو ہو تخت شاہی — ہمیں کافی ترے در کی گدائی
تری چوکھٹ پہ جب کی جبہہ سائی — تمنا نامرادوں کی بر آئی
مرے ہر کام کا حامی تو ہی ہے — کہ تیرا کام ہے حاجت روائی
بھروسہ آپکا ہے میرے دل کو — عجب کیا گر کرے مشکل کشائی

(١٧٧)
ہے قربان صحو دل اور جان سے اسدم
صدائے نحن اقرب جب سنائی
(٤)

ترا اے صنم یہ ستانا غضب ہے — کہ ہم بیکسوں کو رلانا غضب ہے
رقیبوں کے گھر آنا جانا غضب ہے — حسینوں سے دل کا لگانا غضب ہے

وہ روپوش ہوکر کیے ہم کو ظاہر — نگاہون سے یہ مسکرانا غضب ہے

(۱۷۸) زبان مری اون سے اتنا تو کہدو
کہ صحو حزین کو ستانا غضب ہے (۷)

جو قطرہ تھا دریا مین آکر سمایا — دوئی کا یکایک جو پردہ اوٹھا ہے
کرو شمع روشن نہ مرقد پہ میرے — کہ شمع رسالت سے دل پر ضیا ہے
عزیزو ستاؤ نہ تم چھوڑ دو اسکو — محبت مین حضرت کے دل گل گیا ہے
لگی آگ عشق پیمبر کی ایسی — جو تھا ما سوا سب کا سب جل گیا ہے
طفیل شہیدانِ کرب و بلا اب — مدینہ دکھا دو یہی التجا ہے
جدا تن سے سر ہو تو قدمونپہ ہرلو — خوشی مجھکو حاصل ہو پھر عذر کیا ہے

(۱۷۹) اگر دل ہے بیمار اے صحو جاؤ
مدینہ تمہارا تو دار الشفا ہے (۵)

جان قربے اے جان جانان یار انسان ایک ہے — جانِ عالم لاکھ ہین اور جانِ جانان ایک ہے
پرتو رخسار سے روشن ہوئے دونون جہان — ماہِ رخشان ہین بہت مہرِ درخشان ایک ہے
بات اک نادر تجھے کہتا ہون اے طالب سمجھ — شک نہ رکھ دلمین ذرا گبر و مسلمان ایک ہے
ہمنے دیکھا شہر مین پائی خلائق بیشمار — تاج گیر و تاج بخش اور سب کا سلطان ایک ہے

(۱۸۰) ہوش مین آ صحو نادان چھوڑدے لیس تو اصول
مختلف صورت ہین حرفان دیکھ قرآن ایک ہے (۵)

کہان رہ گئے تھے میان آتے آتے
ہوا کام پورا یہان آتے آتے
فقط شور باقی ہے زاغ و زغن کا
چمن لٹ گیا باغبان آتے آتے
امانت کے بدلے ہے عصیان کا دفتر
لے آئے ہین بار گران آتے آتے
ہین انسان ہون صاحب فرشتہ نہین ہون
بیان کر چکا داستان آتے آتے

(۱۸۱) سنا دے مرا حال اے صحو ان کو
جگر پھٹ گیا ہچکیان آتے آتے (۴)

تیری صورت کی قسم صورت مری آنکھون مین ہے
جب سے دیکھا مٹا حیرت مری آنکھون مین ہے
باغ وحدت کا کھلا رہتا ہے دروازہ مدام
کون کہتا ہے غلط کثرت مری آنکھون مین ہے
انتظار یار مین آنکھین مری پتھرا گئین
ایک دو دم کی ہی فرصت مری آنکھون مین ہے

(۱۸۲) صحو اب مجکو نہین ہے مال و زر کی آرزو
دولت دیدار کی دولت مری آنکھون مین ہے (۵)

ولہ قدس سرہ فی النعت

محمد یہ ارض و سما آپ کا ہے
قسم ہے خدا کی خدا آپ کا ہے
مجھے ہر طرح سے بچا لو محمد
یہان اور وہان آسرا آپ کا ہے
مقید کہون گر تو مطلق ہین حضرت
بتاؤن مین کیا جو پتا آپ کا ہے
مرا دل سراپا ہے آئینہ خانہ
خدا کی قسم رونما آپ کا ہے

نہین آنکھ کھولے سے کھلتی ہو واللہ — یہ دل مین تصور بسا آپ کا ہے

محمد یہ کون و مکان آپ کا ہے — زمین آپ کی ہے زمان آپکا ہے
سما سے سمک تک یہ آئینہ خانہ — دو عالم مین جلوہ عیان آپکا ہے
نہ موقوف نزدیک اور دور پر ہے — وصال اب مجھے تو عیان آپکا ہے
تصدق تمہارا ہے جو کچھ کہ ہے سو — نہان و عیان لا بیان آپکا ہے

(١٨۴)
اسے ہر طرح سے بچانا محمد
یہ صحو حزین مدح خوان آپکا ہے
(٧)

بزم جانان تک کہین کیا جب رسائی ہو چکی — منقطع عالم سے دل کی آشنائی ہو چکی
چھوڑ دے اسلام کو اور بتکدے سے کام کیا — تہمت ناحق برآئی اور بھلائی ہو چکی
آئینہ مین کچھ نہین تیرے سوا آئینہ رو — اب کدورت جا چکی یار صفائی ہو چکی
بادہ خواری خوب ہے لیکن جوانی چاہئے — عہد پیری مین مزا کیا جب خرابی ہو چکی
الوداع اے زہد و تقوی الوداع اے عقل و ہوش — جام وحدت پی چکا ہون پارسائی ہو چکی
خاتمہ بالخیر کا اب خوف کیا ہے ہو نہو — سنگ در دلبر صنم پر جبہہ سائی ہو چکی

(١٨٥)
صحو ظاہر صحو باطن ایک تھا اب دو ہوئے
مختلف صورت ہوئے ظاہر جدائی ہو چکی
(۵)

صبحدم محفل مین ساقی کے شراب اچھی ملی — دل جلانیکے لئے زاہد کباب اچھی ملی

ہے بغل خالی ہمارا ایک حمائل کے سوا
مصحف رخسار کی ام الکتاب اچھی ملی

آسمان کی ہے رضائی اور زمین کا بسترا
فرش مخمل سے ملایم کیا تراب اچھی ملی

منہ سے چھٹتی ہی نہین اب کیا کرون تدبیر مین
دخت رز بہر مغان خانہ خراب اچھی ملی

(۱۸۶)
صحو نازان کیون نہو دل خوش نصیبی پر مرا
دولت پابوس اوسکی آنجناب اچھی ملی
(۵)

عاشقون کی جانفشانی اور ہے
حسن یوسف کی کہانی اور ہے

کون سمجھے ہے کسی کی بات کو
اپنی اپنی لن ترانی اور ہے

یاد پیری مین کروگے یا نہین
موسم خوش نوجوانی اور ہے

ہو تو آگہ جلدی اپنے حال سے
اوسکی ہردم مہربانی اور ہے

(۱۸۷)
جانتا کب ہے مسیحا صحو اے
درد دل تیرا نہانی اور ہے
(۶)

کیا جانے کوئی اوسکو ادہر ہے کہ ادہر ہے
ابتک تجھے ایدل نہین کچھ اپنی خبر ہے

بازار محبت مین نجا ہاتھ تو خالی
اس راہ مین سالک کے لیے سود و ضرر ہے

رہتا ہے امانت کا مرے سر پہ گران بار
ہستی مین مسافر ہون مجھے بیم و خطر ہے

آزاد جو دنیا سے ہین وہ لوگ ہین اچھے
موجود ہر اک حال مین سامان سفر ہے

صورت کو مری دیکھ کے کہتا ہے پری رو
اوس شوخ کے رتبہ کیلئے خوب یہ گھر ہے

گھبراتا ہے واعظ کے تو کیا کہنے سے بندے

(۱۸۸) ضامن ہے ترا صحو تو پھر کیا تجھے ڈر ہے (۴)

دن ہے یہ عید کا رندون مین ہم آغوشی ہے
درِ میخانہ کھلا یار کی مے نوشی ہے
جیتے جی جو کہ مرا پھر اوسے مرنا کیا ہے

آج مشہور ہے سرکار کی گلپوشی ہے
تیرے میخوارون کو کیا دیکھیے بیہوشی ہے
کوئی جھگڑا نہ رہا یار سبکدوشی ہے

(۱۸۹) جان اور بوجھ کے پھر دور سمجھنا اوسکو
صحو یہ کیسی تری اے فراموشی ہے (۴)

دلِ ساقی زمینِ کربلا ہے
کسے طاقت مقابل ہو جل ہے
تجھے منظور ہے گر قتل پیارے
مجھے ہندو کہو تم یا مسلمان

ستمگر ہاتھ مین خنجر لیا ہے
ہزارون تن جدا سر سے کیا ہے
سرِ تسلیم ہون جو کچھ رضا ہے
ہو اقرار تو انکار کیا ہے

(۱۹۰) ہوا صادر جو فرمانِ الستُ
جوابِ صاف صحو اپنا بلی ہے (۵)

عاشقون کو روز و شب دیدار ہے
سر مرے وحدت تجھے اب چاہیے
وہ تو تیرے پاس ہے لے بے بصر
دم مین وصلِ یار ہے اے بے خبر

فی الحقیقت مین نہین ہون یار سے
دیدہ خود بین تیرا بیکار ہے
دیدۂ حق بین تجھے درکار ہے
خوابِ غفلت سے اگر بیدار ہے

خوف محشر کا تجھے ہے صحو کیا

(۱۹۱) **تیرا حامی حیدرِ کرار ہے** (۵)

کلبہ خاص میرا رشکِ درِ جنت ہے
گر ملاقات کو آئے تو خوش قسمت ہے

مین نہین جاؤنگا کعبہ کو کبھی چھوڑ کے تجھے
پاس کے پاس مجھے گھر مین ملی دولت ہے

دھوکا زاہد کو ہوا پیچھے پڑا جنت کے
وصل کی کھو ہی چکا ہاتھ سے وہ دولت ہے

ہونٹ بھی میرے ہین اور دانت بھی میرے پیارے
منہ سے گر بولون تو پھر سر پہ کھڑی آفت ہے

(۱۹۲)

کیا ضرورت تھی انا الحق کو جو بولے منصور
نے مین نالی کی صدا نے پہ صحو تہمت ہے

(۵)

صورت تصورِ جانان و جہان مین کون ہے
گر نہین لامکان مین اس مکان مین کون ہے

فہم مین آتا نہین پھر جسم و جان مین کون ہے
بندہ پرور آپکے وہم و گمان مین کون ہے

مختلف صورت سے ظاہر عالمِ امکان مین
شعبدہ بازی دکھاتا آسمان مین کون ہے

ہے منزہ قید سے وصفِ جمال اس یار کا
صورتِ ماہ و شما مین این و آن مین کون ہے

(۱۹۳)

صحو کس بیقدر کو اپنا دئے ہو نقدِ دل
یہ تو فرماؤ مجھے سود و زیان مین کون ہے

(۷)

مقید نہ مطلق مسلمان تو ہے
میرا کفر و اسلام و ایمان تو ہے

مجھے جان کی اپنی پروا نہین کچھ
تو ہی میرے پیارے میری جان تو ہے

ہوا حال ابتر گلے سے لگا لے
مصیبت زدہ دل کا ارمان تو ہے

مجھے دے نہ دھوکا خدا کیلئے اب
مین سمجھا تجھے شاہِ جیلان تو ہے

لگا کر مجھے کفر کا تو نے فتویٰ
صدا سُن رہا ہون تری گوش دل سے

چڑہاتا ہے سولی پہ سلطان تو ہے
میری جسم اور جان مین ہر آن تو ہے

(۱۹۴) امانت اوٹھا صحو لائے ہین سر پر
یہان وہان سے آیا سو انسان تو ہے (۷)

کیا کہون قاصد مرا دردِ نہانی اور ہے
خاک چھانی اِک زمانہ جستجوے یار مین
کب برابر ہو شنیدہ جسنے دیکھا آنکھ سے
ہے کسیکو حبِ دنیا ہے کسیکو حبِ جاہ
اے زلیخا یاد رکھہ تو روبرو کہتا ہون مین
سختیان آیا غبان اوس گل کی خاطر سہے مین

خط مین کچھہ لکھا ہے اور اونکی زبانی اور ہے
عمبر کی جان عالم یہ کہانی اور ہے
عشق بازی مین فراقِ حسن جرگانی اور ہے
بندہ پرور اپنا اپنا یار جانی اور ہے
تجھے یوسف کی قسم یہ میرا جانی اور ہے
بُلبل دل سے تو سُن اوسکی زبانی اور ہے

(۱۹۵) مئے سے توبہ چاہئے عہد پیری کے صحو
جو چلے جاتے نہین لطف جوانی اور ہے (۴)

عزیزو کہتے ہین لن ترانی ہمارا اونکو خیال کب ہے
ہوا یہ خاکی کے خاک اوڑا کر رہا نہ نام و نشان باقی
شراب غفلت سے بہکے ہین زاہد جو ہر اپنا دکھا رہے ہین

پسند موسیٰ کی چاپلوسی فقیر صورت سوال کب ہے
خودی کو دل سے بھلا چکے ہین پھر اونکا ملنا محال کب ہے
بنا رہے ہین جو باتین گھر مین تمیز اونکو خیال کب ہے

(۱۹۶) نرالا ہے سب سے صحو پیر افلاک کا والی نہین کا سلطان
قسم ہے تیری زلیخا مجھکو کہ تیرا یوسف مثال کب ہے (۵)

خوشی اونکی ہماری آبرو دربان جاتی ہے — نکلکر روح قالب سے کہین مہمان جاتی ہے

ندامت پر ندامت ہے لگا کر چاند پر تہمت — غضب مین شوخیان اونکی ہماری جان جاتی ہے

بلاے ناگہانی ہے خبر ہے دخت رز کو بھی — ملا ہے خاک مین چاہت مری ہر آن جاتی ہے

ڈراتا ہے مجھے مرنیکے پہلے کس لیے زاہد — پلٹ کر پاس سے میرے قضا ہر آن جاتی ہے

(۱۹۷) تری صورت نہین چھپتی چھپا مین لاکھ پردے مین
جدہر دیکہا اودہر اے صحو پہچان جاتی ہے (۸)

دلکو ہر دم ہر گھڑی سوداے زلفِ یار ہے — اور قفس مین جان وحشی طالبِ دیدار ہے

عاشقون کو دردِ دل سوز جگر درکار ہے — جامِ جم کی کب ہے پروا جس بغل مین یار ہے

آجکل مین کس کشاکش مین پڑا ہون دوستو — نہ کوئی مونس ہے میرا نہ کوئی غمخوار ہے

ہوگیا شاید جنون بستی سے گھبراتا ہے دل — طفلِ نادان کرے ہے خالی نہین سنگسار ہے

عشقِ لیلیٰ مین ہوئی مجنون کی کیا نوبت کہون — چشمِ عالم مین سراپا مین ذلیل و خوار ہے

رنج و راحت کچھ نہ پوچھو جیتے جی وہ پا گئے — سب سے بہتر عاشقون کو دولتِ دیدار ہے

بعد مرنے کے زمین پر ہے کہان اونکا مزار — نام ہستی سے عزیزو اونکو ننگ و عار ہے

(۱۹۸) کیا غرض ہے عاشقون کو دین اور دنیا سے صحو
تیرے عاشق کے تئین چاہت تری درکار ہے (۵)

گلِ باغ الستی ہی رخِ روشن گلابی ہے — ملا معشوق قسمت سے بلا کا وہ شرابی ہے

رقیبون کے سکھانے سے ہوئی میری خرابی ہے — مگر اونکی جہان مین اے عزیزو کامیابی ہے

تلاوت مصحف رخ کی کرے یہ مقدور ہے کس کا — مصفا چہرہ ہے اوسکا عجب وہ خوش کتابی ہے
گداز و سوز و غم کی کچھ نہین لذت ہے عالم کو — مزا رونا وہی جانے دل بریان کبابی ہے

(١٩٩)
ہے فکر اے صحو فردا کی قضا سر پر کھڑی ہر وقت
بصورت برف ہے دنیا بقا تیری حبابی ہے
(۵)

چمن مین صبحدم باد بہاری تیغ لے آئی ہے — کھڑے ہین نغمہ زن بلبل کی گل سے آشنائی ہے
مشیخت آنکو گیری لیا جب ہاتھ مین تسبیح — خرابی سے ہوا دیکھے خیال پارسائی ہے
نہین ہے کھیل لڑکون کا محبت سخت مشکل ہے — ہو کیسے گرم بازاری کہ دل مین خود نمائی ہے
ڈراتا ہے کسے زاہد بڑے مشہور عالم مین — خبر ہے شہر مین صاحب کہ اونکی رونمائی ہے

(٢٠٠)
روش ایسی جہان مین کم نہین ہے صحو غیرت
خدائی مین عیان دیکھا طریق بوالعلائی ہے
(۴)

گران فروش ہے پیر مغان شرابی ہے — جلا چکا ہے مرے دلکو وہ کبابی ہے
بتون کا سامنا تدبیر کیا کرے کوئی — حیا کرے نہ کرے عین بیحجابی ہے
نہ کیون خجل ہو زلیخا جو دیکھے آنکھون سے — عزیز و یار کا چہرہ مرے کتابی ہے
شکار کرتے ہین دنیا کا آڑ مین دین کے — ملی یہ صفت ہین صاحب تمہین نوابی ہے

(٢٠١)
دگرگون حال ہوا صحو کا ہے ملنے سے
زیادہ کل سے مرے دلکو اضطرابی ہے
(٦)

خانہ بر دوش پڑے پھرتے ہین نادان ابھی — خاک سمجھے نہ ادسے گبر و مسلمان ابھی

عظمت و شان سے تیرے ہین گدا سب ممتاز
کیون نہ حاصل ہوا ونہین تخت سلیمان ابھی

سیری ہوتی نہین عاشق کو بجز روزِ جزا
دلمین باقی ہے ترے وصل کا ارمان ابھی

رنگ بیرنگ ہوا اونکا اشارہ ہے غضب
دیکھئے ہونا ہے کیا صاجو سامان ابھی

منفعل ہو گئے اب دیکھ عنایت کو تری
اپنا محرم کو کیا حضرت انسان ابھی

(۲۰۲)
طفلِ مکتب ہی ہا خیر تو ہے ہوش مین آ کر
صحو سمجھا نہین تو معنی ایمان ابھی
(۱۲)

ہوا دل آپ پر جو مبتلا ہے
ہزارون طرح کی آپر بلا ہے

یہ عقدہ ہم سے کچھ کھلتا نہین ہے
ابھی تو قسمتون مین کیا لکھا ہے

کبھو ٹتا نہین قسمت کا لکھا
ہین ہم اب اور ہمارا دلربا ہے

نہین سننے کے واعظ کی نصیحت
قفس سے مرغِ جان اب اڑ رہا ہے

ہین دیوانے ہوئے اور گھر کے اب ہم
پڑی پیرون مین گو زنجیر پا ہے

تو یوسف ہو تو مین بیشک زلیخا
اگر ہمسے ملے تو کیا بُرا ہے

یہ سر ہے آپکے قدمون پہ حاضر
جو کرتے قتل ہو پھر عذر کیا ہے

پکارو نام سے اِک بار مجھکو
تمنا ہے یہی اور مدعا ہے

چلون گا جیسے محشر مین تمہارے
بغل مین بس خیالِ دلربا ہے

سمجھے غافل نہ سمجھو غافلو تم
حضوری لی مع اللہ برملا ہے

کہانتک مین چھپاؤن عشق کی بات
کہ باتون مین مرا مطلب ادا ہے

(٢٠٣)

کہان ہے صحو مین کسکو سناؤن
میرا قصّہ نہایت بس بڑا ہے

(٥)

مستفیض فیض اقدس دونون عالم ہو چکے
ہین قفس مین بند بیجا آب و دانہ تنگ ہے
آہ مظلومان سے ابتک نیلگون ہے آسمان
جو گئے جیتے جی وہ خوشحال ہین ہر حال مین

تخم وحدت در زمین دل ہر اک کے بو چکے
بس ستم سے باغبان کے مرغ بیکس رو چکے
اپنی اپنی زندگی سے ہاتھ ہر اک دھو چکے
مٹ گئے جھگڑے تمامی ملک ہستی کھو چکے

(٢٠٤)

پاسبان ہے اوسکے در پر رات بھر سویا نہین
کون کہتا ہے رفیق صحو کیا بس ہو چکے

(۴)

جامۂ توحید کی سر پر ہین کچھہ اور ہے
کسکو ہے یارا کہ دم مارے کوئی اہل جہان
یہ لطافت لائینگے شاعر کہان سے شعر مین

یار کا سب سے نرالا بانکپن کچھہ اور ہے
اوسکے سکّے کا ہر اک جا پر چلن کچھہ اور ہے
ہر زبان پر یار کا شیرین سخن کچھہ اور ہے

(٢٠٥)

اوس کے کوچے مین گیا دل عاقبت محمود ہے
ظاہر اہل شرع کا گور و کفن کچھہ اور ہے

(٧)

دل سے پوچھا کہ آرزو کیا ہے
جبکہ تو سُن چکا ہو اظہار
رازِ معشوق ہے مرے صاحب
وہ تو غماز ہے زمانے کا

ہنس کے بولا کہ مین و تو کیا ہے
پھر دوبارہ یہ گفتگو کیا ہے
فاش کہتا یہ کو بکو کیا ہے
پیش آئینہ مو بمو کیا ہے

ہر صفت سے تو خود ہوا موصوف — بندہ پرور یہ جستجو کیا ہے
عشق کا جب سے عین ہوا بندہ — پوچھئے اوس سے آبرو کیا ہے

(۲۰۶)
صحو آیا ہے پا بوسی کو
تجھ سوا اوسکی آرزو کیا ہے
(۵)

مست ساقی کیوں نہ ہو بندہ نوازی آج ہے — دست بیعت کر چکا ہوں سرفرازی آج ہے
ڈھنگ سب سے نرالا فیض بخشی کا ترے — حد سے بجد ہے حرارت دلگدازی آج ہے
مست ہیں ادنی و اعلی ہے ملک حیرت زدہ — شان پاک بو العلا کیا بے نیازی آج ہے
دیکھ کیا چوگان و میدان روبرو ہے آپکے — وقت فرصت ہے غنیمت عشق بازی آج ہے

(۲۰۷)
کیا خبر کل کی ہے کسکو فکر کیا کرتا ہے تو
صحو یہ پوشیدہ تجھ سے کارسازی آج ہے
(۴)

عاشق نہیں معشوق ہیں پردہ نشیں واں کون ہے — غافل ہیں عالم آپ سے جانے مجھے واں کون ہے
کیسہ ترا خالی نہیں کرتا گدائی ہے عبث — محتاج اپنے آپ ہیں بے ساز و ساماں کون ہے
دہوکا نہ دے زاہدا مجھے قرآں کے معنی ہیں ہم — پردہ کیا ہے یار نے ہندو مسلماں کون ہے

(۲۰۸)
کہنا میرا سن صحو تو نسبت اضافت چھوڑ دے
لیلی کہاں مجنوں کہاں صحرا نوردان کون ہے
(۵)

آجکل شانے کی جنبش ہی نئے طور پہ ہے — بزم عشاق میں آمادہ وہ کچھ جور پہ ہے
منتظر کب سے کھڑا ہوں اونہیں پروا کیا ہے — خیر ہے صاحب اب اونکی تو نگاہ اور پہ ہے

مجھکو جس کام کی دھن ہے وہ فلک کیا جانے ‏— چکر اوسکو بھی مری فکر میں غور یہ ہے
مست و بیخود ہین ہر اک پیر و جوان تجھکو دن ‏— جگمگتا یار کی محفل مین نئے طور یہ ہے

(۲۰۹)

صحو رندان ازل جمع ہین میخانہ مین
کل تھا جس دور پہ جام آج بھی اُس دور یہ ہے

(۷)

جس نے دیکھا ہو گیا حیران ہے ‏— کیا ہمارے یار کی تصویر ہے
رتبۂ عالی جہات مین تین ہین ‏— باپ ہے اُستاد ہے باپ پیر
دل لگانا غیر سے اچھا نہین ‏— جا چکی عزت ہوا دلگیر ہے
کیا کیا صیاد نے بیدام کے ‏— بن چکا دل اندون نخچیر
آکے دروازہ پہ پھیرے پھر گیا ‏— کیا ہماری شومئی تقدیر ہے
اب مسیحا نے اوٹھایا ہاتھ کو ‏— کر نہین سکتا کوئی تدبیر
سیکڑون سر اُڑ گئے بے مار کے ‏— کھنچ گئی ظالم کی کیا شمشیر ہے

(۲۱۰)

اقرار کرکے آپ جو ہمسے مکر گئے ‏— (۵) ہم جیتے جی ہی جان سے اپنی گذر گئے
کیا فائدہ ہے جینے سے آخر تو موت ہے ‏— لاکھون ہزارون دیکھئے بس منتظر گئے
جاتا ہے جو ادھر کو پھر آتا نہین ادھر ‏— کیا جانئے کربلا ہے کہ قاصد بھی مرگئے
افسوس کی ہے جائے کہ آئے تھے کسلئے ‏— قول و قرار بھول گئے بے خبر گئے

آئے تھے ہم جہان مین کچھ دیکھنے کو سیر

(۲۱۱)	کھلنے نپائی آنکھہ کہ ہم بے سفر گئے	(۶)

رات کو صاحب سلامت سو گئے
مفت مین دیدار دولت کھو گئے

عہد مین ساقی کے میرے صاجو
شہر کے زاہد شرابی ہو گئے

آئے تھے کس کام کو بازار مین
نقدِ دل دیکھے نہ بہانے کھو گئے

آئینہ تھا جب تلک یہ کچھہ بھی نہ تھا
دیکھہ صورت کو عزیزان رو گئے

ہر دل نا چیز آہن آپ سے
ملتے ہی پارس سے سونا ہو گئے

چھوڑ کر مجھکو اکیلا دشت مین
قافلے والے روانہ ہو گئے

(۲۱۲)	آج میرے دفترِ عصیان کو صحو آب رحمت سے ملائک دھو گئے	(۵)

غمزے سے لاکھون آپکے بیہوش ہو گئے
بزم جہان مین حیف سے روپوش ہو گئے

پیر و جوان دور مین ساقی کے مست تھے
زاہد تمام شہر کے مے نوش ہو گئے

انجان کسقدر ہین کہ پہچانتے نہین
قول و قرار دل سے فراموش ہو گئے

مشاطہ عشق کی اونہین لائی جو کھینچکر
اچھا ہوا خوشی سے ہم آغوش ہو گئے

(۲۱۳)	لو جیتے جی نجات کا پیغام آگیا بار گنہ سے صحو سبکدوش ہو گئے	(۵)

بدل گیا ہے زمانہ جناب کے بدلے
پلایا ساقی نے پانی شراب کے بدلے

قسم مین کھا کے کہون گا گلہ نہین تیرا
عذاب دین کوئی مجھکو ثواب کے بدلے

سنجھاؤ وعظ و نصیحت پہ اسکے تم ہرگز
فقط مرنے کے لیئے دی آگ پھونکا وہ

بغل مین اوسکے ہے شیشہ کتاب کے بدلے
جلایا دل کو ہے ظالم کباب کے بدلے

(۲۱۴)
کہان یہ لطف عنایت تہی بعد مدت کے
وہ صحو چلتے ہین اب تو عتاب کے بدلے
(۵)

صاف فرمایئے اب مجھسے تکلف کیا ہے
رنج و غم روز فزون مجھکو عطا ہوتا ہے
کسکو یارا ہے ترے آگے کوئی بات کرے
پاس کے پاس ہے گھر مین گئے صاحب

عشق بازی مین جنون تیرا تعرف کیا ہے
تیرے سرکار مین اے عشق تلطف کیا ہے
علم سینہ ہو جسے علم تصوف کیا ہے
عذر معقول ہے اور وجہ توقف کیا ہے

(۲۱۵)
صحو تم ہمکو کبھی آپ بلاتے ہی نہین
جمع اغیار ہین سب وان پہ تعرف کیا ہے
(۵)

دل مضطر ہمارا آشنا ہے
جدہر دیکھا جہان مین تجھکو دیکھا
بنایا آئینہ دونون جہان کو
نہین پہچانا کوئی کسیکو

جو تھا باطن وہی ظاہر ہوا ہے
تو ہی کیا صورت آدم نما ہے
کہ ہر صورت مین صورت دیکھتا ہے
یہ کیسا یار نے پردا کیا ہے

(۲۱۶)
سمجے دہوکا ہوا ما و شما سے
نہین تو صحو کوئی دوسرا ہے
(۵)

دل نہین دلبر ہمارے پاس ہے
جیسے پہولون مین مہکتی باس ہے

اون سے ملنا تو کچھ ہوتا نہین
اپنے اعمالون کا کیا کچھ ہو بیان
کس بہروسہ پر ہین جیتے عاصیان

کیا قیامت پر قیامت پاس ہے
سب گناہون سے سیہ قرطاس ہے
اب رسول اللہ کی ہم کو آس ہے

(۲۱۷)

مجھکو محشر کا نہین کچھہ خوف صحو
پیشوا میرا وہان عباس ہے

(۵)

صورت یار کی تصویر ہے صورت میری
ہے قسم شیخ و برہمن کو میرا مُنہ دیکھین
ساتھہ مختاری کے عالم ہے کا می مجبور
بات سمجھے نہ کوئی اور ستانے آئے

غیر سمجھے نہ کوئی بت بہی ہے مورت میری
دل مین اصلا نہ کمین دونون کدورت میری
بے ضرورت ہے جہان ہیچ ضرورت میری
بے نیازی کی ہے کیا شان عزورت میری

(۲۱۸)

صحو کیا عالم اجسام مین تم بہول گئے
لوگ کس طرح سے کرتے ہین کفورت میری

(۶)

شعور ہستی خاکی کی خاک اُڑائے چلے
نہ جاگنی ہین تو اونکی اب ایدل ناوان
کہجانہ عرصہ ہے اس بحر مین کوئی دیکھا
ابھی تلک ہی نشان ونکے دلمین ہے باقی
جہانمین دیکھا یہ ہمنے مقام عبرت ہے

جفا و جور زمانے کے ہم اُٹھائے چلے
جہان مین دیکھا حسینو نکو دل لگائے چلے
دم حباب کے ہر دم جہان مین آئے چلے
دم اخیر بہی ہم کو وہ آزمائے سے چلے
کفن مین دیکھا جو انکو مُنہ چہپائے چلے

کبھی رُلاتے ہو ہم کو کبھی ہنساتے ہو

(۲۱۹) جہان مین صحو کو تمنے میان بتا کے چلے (۵)

یا نبیؐ مجھکو مدینہ مین بلا لیجے کبھی
مجھکو دنیا کی ہوس ہے نہ ہوس عقبیٰ کی
مجھکو وہ آنکھ کہان دیکھون جمالِ روشن
ضبط کب تک مین کرون آپ سنو یا نہ سنو

دلِ ناشاد مرا شاد کرو بہر علیؑ
روضہ والا کو دیکھون مین تمنا ہے یہی
گرد روضہ کے پھرونگا گویا شہپر سا کبھی
کبھی ہو جائے جو موقع تو کرون عرض یہی

(۲۲۰) (۳)

اشتیاقے کہ بدیدار تو دارد دلِ من
دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من

میری عمر گذر گئی رونے مین خط تو خط ہی لکھا نہ تو آپ آیا
میان فیض ان قرار کر کے بولے یہان نہ جاؤ گے کیا کہیے وہان

کرون کیا مین مزاق کا تیری بیان نہین تجھسے چھپا حال دل
دلکے جھگڑے مین ہم تو پھنسے تو دین ملا دنیا نہ ملی

(۲۲۱) (۵)

یہان آیا دہان سے تو کام تھا کیا ذرا ہوش مین آ کے خیال تو کر
کہون صحو اپنی تیرائی کی تجھے دل کی تو ایک گرہ نہ کھلی

ہے خنک چشم وہی یار کا جلوہ دیکھے
کیا کرامت تری لے مرے فخرِ عالم
کس قیامت کی ہے رفتار کہو خیر تو ہے
یہان ہر امتِ عاصی کو یہ مژدہ پہونچا

عمر بھر کبھی نہ کوئی ایسا تماشا دیکھے
تیری ہر بات مین اعجاز مسیحا دیکھے
آج تک شعبدہ ہم اک بھی نہ ایسا دیکھے
لکھا قرآن مین ہے طور پہ تجھسے دیکھے

(۲۲۲) (۵)

صحو کیا تجھسے کہون انکی خوشا قسمت ہے
دونون عالم مین ترا یار سہارا دیکھے

بندے کو کوئی بندۂ درگہ نہین سمجھے	قطرہ کو بجز قطرہ کا دریا نہین سمجھے
کہتے ہین جسے دل وہ تیرا خاص مکان ہے	کعبہ نہین سمجھے اوسے قبلہ نہین سمجھے
بینش یہی دانش یہی فہمید یہی ہے	بس اپنے سوا اور کو مولےٰ نہین سمجھے
ظاہر ترا تشبیہ ہے باطن ترا تنزیہ	سمجھے ہین وہی آپ کو بیجا نہین سمجھے

(۲۲۳)	خود وحدت و کثرت مین وہی جلوہ نما ہی ہم صحو الگ یار کا میلہ نہین سمجھے	(۷)

ہے جفا و جور زیبا نازنین کے واسطے	چاہیے صبر و رضا قلب حزین کے واسطے
لامکان مین دل بنایا دل نشین کیواسطے	جمع ہین احباب سارے اوس مکین کیواسطے
درد و غم رنج و مصیبت دل سے پوچھا چاہیے	ہمنے سب کچھ سہہ لیا اوس مہ جبین کیواسطے
بیشتر برباد کرنا چاہیے عاشق کے تئین	ہم بنا اوس گھر کی دیکھے کفر و دین کیواسطے
گوسفند موت یہی ہے اک غذاے عاشقان	بے قضا کے ہے قضا اہل یقین کیواسطے
خیر و شر کے آپ خالق ہم فقط محکوم ہین	تہمتین ذمے ہین میری عیب بین کیواسطے

(۲۲۴)	صحو اب کیا خوف ہے تجھکو گناہونکا ترے ہے وہ عالم رحمۃ للعالمین کیواسطے	(۵)

میرے اونکے روبرو ہے سینہ درپن دیکھیے	قلب کو سونا بنایا مثل کندن دیکھیے
مگر خون کے چاہ کا جاتا نہین خالی اثر	گور مین کانٹے ہیرے ہین اونکے کارن دیکھیے
ابلے گیسلے پھر رہے ہین ہر روش پر ناز سے	ہے برآمد باغ مین وہ رشک گلشن دیکھیے

قدر کیا بیقدر کو ہے اوس در نایاب کی
گر گئی خانہ خرابی عقل کو دن دیکھیے

(۲۲۵)
دن نکل آیا مگر صحو اب تلک جاگا نہین
خواب غفلت سے نہ چونکا بخت خفتن دیکھیے
(۳)

پردہ بیجا نہین ہے عاشق بیمار سے
آنکھ سے آنکھین ملانا یہ بھی وہان ٹھیری خطا
زندگی کا لطف ہے جانان تیرے دیدار سے
پوچھتے کیا خیریت ہو نرگس بیمار سے

(۲۲۶)
سیر ہون جینے سے جانان جان کی پروا نہین
صحو کا کاٹے گلا جو چاہے اب تلوار سے
(۴)

کیون ہمسے رکے جاتے ہو اے یوسف ثانی
عاجز ہے مری عقل تیرے غمزے سے جانان
آداب ہے لازم تجھے اے چشم مجازی
پوشیدہ رقیبون سے ہے پیغام زبانی
سمجھے نہین جاتے ہین تیرے راز نہانی
ہے پیش نظر عین میرے گنج نہانی

(۲۲۷)
جو کچھ کہ ہے اے صحو محبت کی بدولت
پیری مین بھی باقی ہے میرا لطف جوانی
(۵)

جی مین آتا ہے کرون شکوہ بیداد کبھی
یار بھولا ہے مجھے مین نہین بھولا اوسکو
آن کی آن مین کیا ہو گیا دل کو میرے
صبحدم روتے ہین مرغان چمن دیکھ مجھے
ہمسے راضی تو اوہ ستم ایجاد کبھی
چشم گریان ہے میری لب پہ ہے فریاد کبھی
طفل مکتب تھا کہین ہو گیا استاد کبھی
رحم آتا نہین دلمین تیرے صیاد کبھی

جب مین جانونگا تری صحو ہے قسمت اچھی

(۵)	اوسکے دربار مین ہو تیری بہلا یاد کبھی	(۲۲۸)
اپنی صورت سے بھی نفرت ہے، سجھے دیکھنا اوسکا عبادت ہے، سجھے یان ہر اک لحظہ قیامت ہے، سجھے پھر میرا جینا ندامت ہے مجھے		جب سے جانان تجھسے الفت ہے، سجھے ہے یہی زاہد مرا روزہ نماز اے بت مغرور کیا پروا تجھے وصل جانان جب نہووے جیتے جی
(۳)	تجھسے نہ پوچھو حال وصل دلربا کیا کہون اے صحو حیرت ہے مجھے	(۲۲۹)
پاس آنے نہین دیتے نہ اغیار مجھے چپکے کیا خوب کیا آپنے اظہار مجھے خوبرویون نے کیا خوب گرفتار مجھے		نہین بن آتی ہے تدبیر کوئی یار مجھے تجھ جو قرب کے اشارے سے عیان سب پیدا چھوڑ کر جب مین وطن اپنا یہان پر آیا
بے نیازی کی شان ہے تیری ۵ نذر قبلہ یہ جان ہے تیری تیغ بران زبان ہے تیری ہر مکان مین دوکان ہے تیری		لاابالی ہر آن ہے تیری ۲۳۰ گہر مین اس تن کے کیا رکھا باقی کون فریاد کو سنے میری تجھ سا ہرجائی کون ہوتا ہے
(۶)	صحو مختار میری جان کا ہے تیر تیرا کمان ہے تیری	(۲۳۱)

نگاہِ لطف سے تھا کامیاب پہلے سے
ہمارے اونکے تھا کچھ حجاب پہلے سے

بگڑ رہی ہے طبیعت ادھر رہا ہے مزاج
رفیق ہے دلِ خانہ خراب پہلے سے

کہو یہ حورون کو جاوین ادھر نہ آوین ادھر
پلائی ساقی نے مجھکو شراب پہلے سے

پڑھایا یار نے ہے مجھکو کچھ سبق ایسا
مٹائی ہستی کی ساری کتاب پہلے سے

سُراغ اوسکا زمین پر نہ کچھ فلک پہ ملا
نہان زمین مین ہے آفتاب پہلے سے

(۲۳۲)
کرین گے گور مین کیا منکر و نکیر سوال
بتایا صحو نے سب کچھ حساب پہلے سے
(۴)

تماشا دیکھنے آئے جہان کا ہم بھی
نشان سب مٹ گئے وہم و گمان کا ہم بھی

کسی کا کچھ نہین بگڑا جو کچھ ہوا سو ہوا
اوٹھا لئے صدمہ سود و زیان کا ہم بھی

خیالِ ابروئے مژگان مین ہون خمیدہ قد
گمان کرتے ہین تیر و کمان کا ہم بھی

ہمین وہ بھولے ہین پر ہم اونہین نہین بھولے
نظارہ کرتے ہین پیر و جوان کا ہم بھی

(۲۳۳ ب)
ہر شے مین نمودار ہوا خیر و شر سے
(۵)
وہ بھولا نہین آپ کو غائب ہو نظر سے

معلوم ہوا آنکھ لڑائی ہے کسی سے
برسات برستی ہے مرے دیدۂ تر سے

مجبور کیا یار نے مختار بنا کر
یارا نہین بندے کو قضا او قدر سے

فریاد بھلا کس سے کرون کسکو سناؤن
وہ سانحہ ہوا جسنے نکالا مجھے گھر سے

حامی تو تیرا یار ہوا روزِ ازل سے

(۵)	کیا خوف تجھے صحو بتاکو نظر سے	(۲۳۴)

خانہ خراب کرتی ہے خواہش شراب کی
چوری سے مے کو پیتا ہے وہ طفلِ برہمن
مجرم ہوں مے پرست ہوں کیجے مجھے معاف
دہوکا حضور دیتے ہیں پوشاک کو بدل

سینے سے اوسکے آتی ہے بُو یہ کباب کی
صحبت پسند کیوں نہو رندِ خراب کی
زاہد سے بات پوچھئے کارِ ثواب کی
پہچانتا میں خوب ہوں صورت جناب کی

(۵)	کیا خوف صحو کو ہے مسرت کی بات ہے محشر میں تجھکو بس ہے مدد بوتراب کی	(۲۳۵)

مری قمری روح اُڑی پھر بجگی
الگ ہو گیا جس میں چنگاری ڈالی
نہیں بوالہوس کا یہاں پر گزارا
صدا ننگ رہتا ہے نام و نشان سے

ملے نہ ملے آگرہ میں ملے گی
سلگ تو گئی آگ کیسے بجھے گی
کہیں بیل کلتی کی مندو سے چڑہیگی
ہماری زمین پر نہ تربت بنے گی

(۵)	یہاں صحو یجان روتا کھڑا ہے سُنے حال لیلے تو مجنون بنے گی	(۲۳۶)

گلشنِ دنیا سے ہم بھی داغِ حسرت لیچلے
مُٹھی باندہے آئے تھے ہم ہاتھ خالی لیچلے
طالبِ دنیا کوئی ہے طالبِ عقبی کوئی
بے بسی کا وقت نازک ہم کریں تو کیا کریں

باندھکر گٹھری گنہ کی سر تہمت لیچلے
آئے تھے کس واسطے ہم کیا ندامت لیچلے
ہم فقط مینائے دلمیں تیری حسرت لیچلے
دیکھتے اُسکو ہے ہم وہ غنیمت لیچلے

(٢٣٧) — (۵)

صحو یان معلوم ہوگا کل کے دن احوال سب
سیر کو آئے یہان تھے پر مصیبت لیچلے

میرا ہے نام نہین کوئی جہان مین باقی
قید سے چھوٹ گئے ہو گیا زندان خالی
جسکو دیکھا بس اوسے رنگ مین ڈوبا پایا
تیری اس شست کے قربان دل و جان سے ہوں

تن تنہا ہون دلا جسم مین جان مین باقی
نام لیوا نہ رہا کوئی جہان مین باقی
رنگ بیرنگ ہے کیا پیر و جوان مین باقی
آجتک اک نہ رہا تیر کمان مین باقی

(٢٣٨) — (۵)

صحو مین دیکھنے آیا ہون تماشا اپنا
اک دو دن کا ہے مہمان مکان مین باقی

موج دریا ہین ہم نہ دریائی
نہ تو بندہ ہون نہ خدا ہون مین
مجھسے پوچھو نہ کچھ صفت اوسکی
ہین تو گمنام بے ٹھکانا ہون

مفت مین ہو گئے ہین رسوائی
شرک اور کفر مین ہون ہرجائی
عاشق زار ہون مین سودائی
رہنے والا ہون مین تو صحرائی

(٢٣٩) — (۵)

نہ تو مطلق ہے نہ مقید ہے
صحو ہے خوب تیری بن آئی

عہد پیری مین ہوئی آج ملاقات مری
مجھکو امید نہ تھی دیکھئے پابوسی مین
سنگ دلکو نہ کوئی موم سا ہوتے دیکھا

پھر وہی جام تھا ساقی تھا مدارات مری
آج مقبول ہوئی خوب مناجات مری
دیکھ لی اوس بت کافر نے کرامات مری

پوچھتے تک نہیں انجان ہوئے جاتے ہیں — مرتے دم خاک کرے کوئی مکافات مری

(۲۴۰) اسقدر بھی نہ کہا سنکے مصیبت افسوس
صحو ہاں خوب لکھی تم نے حکایات مری (۵)

آئینہ پیدا کیا ہے منہ دکھانے کیلئے — دیکھ صورت کو چلے صورت چھپانے کیلئے
ہے پریشان فکر ہر دم تیرے کوچہ میں دام — کیا کیا پیدا مجھے تو آزمانے کیلئے
اسلیے گیلے پھر رہے ہیں کوچہ و بازار میں — تم جو کر آئے منار کے پھرتے دکھانے کیلئے
کھل گیا نقشہ طلسمات جہان کا دوستو — وہ ہمیں پیدا کیا شاید مٹانے کیلئے

(۲۴۱) صحو اب تیرے سوا اپنا نہیں فریادرس
کیا ہمیں آنکھیں دیے آنسو بہانے کیلئے (۵)

دوست سب دور ہوئے دیکھ کے حالت میری — کرتے اغیار ہیں آ آکے زیارت میری
برہمن دیر کو اور شیخ چلا کعبہ کو — دونوں عالم کو ہے منظور عبادت میری
سر بھی سرکار کا ہے تیغ بھی سرکار کی ہے — مجھکو پھر عذر ہے کیا کیجیے شہادت میری
جد امجد کو ملایک نے مرے سجدہ کیا — تم تکلف نہ کرو دیکھو حقیقت میری

(۲۴۲) ایک کرشمہ سے کیا صحو ہے عالم پیدا
رنگ لائی ہے بنا خوب خجالت میری (۵)

خارج از عقل ہے دیکھو جو حقیقت دل کی — کس طرح سے ہو بیان مجھ سے یہ حالت دل کی
او سے جب تک نہ پڑے اہل صفا کا پرتو — کب نکالے سے نکلتی ہے کدورت دل کی

ضبطِ گریہ جو کروں آنکھ جاتی ہے
صرف اقرار زبان سے نہوا ایمان کامل

کب چھپائے سے چھپی رہتی حالت دل کی
اوسکی وحدت میں نہو جب کہ صداقت دل کی

(۲۴۳) صحو میں اپنے حسنِ پیر کے صدقے جاؤں
ابھی ہو جائے گی طے دم میں مسافت دل کی (۵۱)

وجودِ پاک کا جلوہ نظر آئے تو کیا آئے
کہو اوس اہلِ غفلت سے کبھی تو دیکھ معنی کو
خودی رخصت ہوئی منہ بیخودی نے جبکہ دکھلایا
لبوں پر جان آپہونچی مرض عشق کی تیرے

اگر علم الٰہی میں لبشر آئے تو کیا آئے
بصورت صورتِ انسان نظر آئے تو کیا آئے
میرے گھر میں اگر وہ فتنہ گر آئے تو کیا آئے
میں حیران ہوں اگر رشک قمر آئے تو کیا آئے

(۲۴۴) وہ سب کے جد امجد ہیں کہوں کیا صحو میں بڑھکر
ہمارے دیکھنے کو بوالبشر آئے تو کیا آئے (۷)

مجھے ساقی شراب آگر دے
ہوئی بسمل میرے تن کی گذر رہا
مقابل آئینہ سا ہوں میں تیرا
یہی اک آرزو باقی ہے میری
یہی ہے التجا پیرِ مغان سے
مجھے ظاہر کیا ہے آپ جیسا

میں صدقے تیرے متوالا بنادے
تو اپنے رنگ میں پیارے رنگادے
خیالِ ماسوا دل سے بھلادے
شراب آگر ساقی پلادے
تیرے قدموں کے نیچے مجھکو جادے
خدایا خاک میں مجھکو ملادے

نہیں قابل غلامی کے عجب کیا

(۲۴۵) کہ نامِ صحو دفتر مین لکھا وے (۵)

کیا بہت تلاشں لگی ہے گلی
مین تو پھرتا ہون باغ جہان مین سدا
تمہین ناچ نچاتے ہو خاطر خواہ
کیا پڑے سے جب بجے صدائے الست

مجھے تیری کہین بھی خبر نہ ملی
جیسے بھنورا پھرے ہر کلی ہے کلی
مین تو کچھ بھی نچا نون پتری کہ کھلی
میرے سر سے تو قالو بلے نہ ٹلی

(۲۴۶) کہون صحو مین کس سے محو سوا
میرے دل کی تو ایک گرہ نہ کھلی (۵)

خرابی ہو کے در پے کی عبث پہلی تمنا نے
خریدے جسکا جی چاہے سرِ بازار آگئے ہم
جو کچھ گزری مصیبت سے فراق یار مین دلبر
کسی کا کچھ نہین بگڑا لگائی آگ در پردہ

نہ پوچھا حال کچھ میرا عزیزو اوس مسیحا نے
نہ پایا چاہ یوسفؑ مین فرا لیسا زلیخا نے
ملایا خاک مین پیارے مجھے میری تمنا نے
ہوا جل خاک کا تودہ سنبھالا مجھکو دریا نے

(۲۴۷) یہ کہدو صحو سے جا کر ادب لازم ہے دونونکا
کبھی عیسےٰ کبھی موسیٰ مجھے آتے نہین سمجھانے (۵)

باغ مین بلبل ترے یہ ہمنے مانا ہم نہ تھے
روبرو سرکار کے رکھا ہوا ہے آئینہ
کیا ہوئی عاشق زلیخا دیکھ یوسفؑ کے تئین
سب کے پہلے رحمۃ للعالمین پیدا ہوئے

داغِ دل لالہ سے کچھ لیکن ہمارے کم نہ تھے
ہر کسی صورت کے قابل دیکھ لیجے ہم نہ تھے
یا محمد تیرے عاشق دو نو یہ عالم نہ تھے
نورِ مطلق تھا منزہ حضرت آدم نہ تھے

(۲۴۸)

جاۓ گریہ ہے عزیزو بیکسی منزل میں چھٹا
صحو کیون کیا ساتھ تجھسے کوئی بھی ہمدم نہ تھے

(۵)

مجھے جان پہچان انجان تجھ سے
تجھے چاہنے والے لاکھ میر صاحب
مصاحب ہیں اونکے ملایک عزیزو
نہیں ہوں میں قابل گدائی کے تیرے

طلبگار ہیں سب قدردان تجھ سے
برابر نہ ہندو مسلمان تجھ سے
ظلوماً جہولاً تو انسان تجھ سے
گدا تیرے در کے تو سلطان تجھ سے

(۲۴۹)

سناؤ مرا حال اب صحو کو تم
سرا تن میں مہمان کیون آن ٹھیرے

(۵)

فرقت میں مرا جاتا ہوں جاناں کئی دن سے
کوئی بار محبت کو اٹھائے تو میں جانوں
جب چھوڑ کے وہ تخت سلیمان یہاں آئے
کیا اس سے زیادہ ہو بھلا رتبہ کسی کا

دریاۓ محبت کو ہے طغیان کئی دن سے
سر پہ لئے پھرتے ہیں جو انسان کئی دن سے
مشہور ہوئے آپکے دربان کئی دن سے
ہے زیر قدم تخت سلیمان کئی دن سے

(۲۵۰)

شہ رگ سے قریب آیا ہے قرآن میں اے صحو
پہچانے نہیں گبر و مسلمان کئی دن سے

(۵)

مجھے بتکدہ میں چاہت کسی بت کی کھینچ لائی
اسی دل کا شیفتہ ہوں میں اسیکا ہوں فدائی
میرا سینہ پُر صفا ہے میرا دل خدا نما ہے

گیا میرا زہد و تقوے گئی میری پارسائی
یہی خانہ خدا ہے یہی عرش کبریائی
وہ ہے آگرہ کی بستی یہ ہے باغ بوالعلائی

میرے دل کے گھر مین تو ہی ہے چشم تر مین تو ہے — میری ہر نظر مین تو ہی ہے تجھی سے سب خدائی
مجھے عشق نے ستایا مجھے عشق نے جلایا — مجھے عشق نے رولایا مجھے عشق کی دہائی

راز پوشیدہ ہو اغیار ہے ہمراہ مرے — خوف کی بات ہے کیا یار ہے ہمراہ مرے
ہان نہین سمجھے کوئی مجھکو اکیلا ہرگز — ساتھ ہر حال مین سرکار ہے ہمراہ مرے
کار دنیا کی ہوس دل کو نہ عقبےٰ کی طلب — مجھکو اب غم نہین غمخوار ہے ہمراہ مرے
صلح کل شیخ و برہمن سے مجھے حاصل ہے — ہاتھ مین سبحہ و زنار ہے ہمراہ مرے

(۲۵۲) اوس مسیحا کو مرا حال سُنا دیجو صحو
مدتون سے دل بیمار ہے ہمراہ مرے (۴)

صدر ہر جا کہ نشیند ہمہ انجا صدر است — خاک پر بیٹھا ہون دربار ہے ہمراہ مرے
چھوڑ کر اپنی حکومت مین یہان آیا ہون — مجھکو کیا غم ہے کہ غمخوار ہے ہمراہ مرے
مے کے پینے سے عبث منع تو کرتا ہے مجھے — کیا نہین جانتا میخوار ہے ہمراہ مرے

(۲۵۳) صحو بازار مین آیا ہے زلیخا سے کہو
تیرے یوسف کا خریدار ہے ہمراہ مرے (۵)

یہ دل جانتا ہے جفائین تمہاری — قیامت کرین گی ادائین تمہاری
ادہر آؤ پیارے گلے سے لگا لون — مین جی بھر کے لے لون بلائین تمہاری
بتاؤ سوا دل کے ہین کوئی ایسے — جو بار محبت اوٹھائین تمہاری

جو وہ گھر مین آئین تو مقصد ہو پورا	پڑون پاؤن منت بڑہائین تمہاری

(۲۵۴)
گئے بہول تم صحو اقرار اپنا
گذشتہ وہ باتین سنائین تمہاری
(۵)

پوچہتا کوئی نہین عاقل و نادان سے مجہے	جان انجان ہوئے گبر و مسلمان سے مجہے
برہمن وید تو قرآن پڑہین ہیچ من	کس طرح ہوسلے توڑے بیٹہے ہین انسان مجہے
کون بخشا ہے وجود آپ کو جتے آپ علم	کیا نہین جانتے تم بے سر و سامان مجہے
ہائے کچہ قدر نہین کرتے ہین افسوس ہی	اپنا وہ سمجہے ہین ہر طرح قدردان مجہے

(۲۵۵)
مین خفا ہوتا نہین صحو وہ چاہین سو کہین
دیکہئے کہتے ہین کیا گبر و مسلمان سے مجہے
(۵)

کئے وعدے پیمان شکن کیسے کیسے	ملے خاک مین گلبدن کیسے کیسے
جو پہنا ہوا آج گلگون قبا ہے	ادائین ہین جادو بہین کیسے کیسے
کیا ایک حملہ مین تسخیر عالم	ہین پیارے تمہارے چلن کیسے کیسے
سنورتے ہین جسدم بگہر جاتے ہین وہ	ہین اعجاز زلف رسن کیسے کیسے

(۲۵۶)
گئے بہول اصلی وطن کو یہان سب
ہوئے صحو یہ ماومن کیسے کیسے
(۴)

تیرا آباد میخانہ جو آگے تہا وہ اب بہی ہے	جہان مین دور پیمانہ جو آگے تہا وہ اب بہی ہے
نہین مانو سس ہوتا ہے قیامت کردیا تو	دل وحشی یہ بیگانہ جو آگے تہا وہ اب بہی ہے

گزرے عمر ہم ساری کہ جسکی جستجو مین تھا
ملامت مین دیوانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

(۲۵۷)

رسائی صحو کیونکر ہو میری صورت گلگی کی
مزاج یار شاہانہ جو آگے تہا وہ اب بھی ہے

(۵)

بار الفت کا میرے سر پہ اوٹھاؤن تو سہی
منتین کرکے تجھے یار مناؤن تو سہی

پیشِ قاضی نو دعوی میرا باطل قاتل
سرخروئی کے لئے بات بناؤن تو سہی

ہے سزا اوسکی یہی راز کو جو فاش کرے
بات کی بات مین سولی پہ چڑہاؤن تو سہی

بگڑی جاتی ہے طبیعت تیری زاہد کیونکر
جام پہ جام ابھی تجھکو پلاؤن تو سہی

(۲۵۸)

شمع رخسار کا پروانہ بنا چاہتا ہون
صحو محفل مین جو شب جان جلاؤن تو سہی

(۲)

پاس کے پاس میرے پاس نہ آئے گا ہے
خواب مین بھی کبھی صورت نہ دکھائے گا ہے

سنکے احوال کو کیا خوب ہنسی مین ٹالے
ایک دو آنکھ سے آنسو نہ بہائے گا ہے

عرصے سے مجھکو طلب یار کے دیدار کی تھی
دوستو دلمین ہوس خانۂ خمار کی تھی

بعد مرنیکے ہوا مجھکو یقین ہے افسوس
ہے جو صورت میری صورت یہی دلدار کی تھی

من عرف پہچاننے کی بات ہے
سب نفی اثبات ہے سو ذات ہے

جب خودی اوٹھ جائیگی دل سے ترے
تو رہے گا تو تیری ذات ہے

یار کے کہنے مین کیا تاخیر ہے
یان رہین یا وان رہین مختار ہین
دونون عالم کو کیا تسخیر ہے
دو جہان سرکار سے جاگیر ہے

خواہانِ محبت ہون شرارت نہین آتی
لے ہم نفسو مجھکو عداوت نہین آتی

جاؤنگا مین مدینہ کو یا مصطفیٰ نہین
کس منہ سے ہو بیان بلا شوق آپ کا
یا ور نہین ہے بخت میرا دستگی یا نہین
پھر کیا کہون مین دلکو یہ دل مانتا نہین

بو سیلو نکا وسیلہ ہے عراقی ساقی
عرض کچھ کر نہین سکتا ہون خرابی ساقی
تیرے میخانہ پہ حاضر ہے شرابی ساقی
مجھ بلانوش کو تلچھٹ ہی ہے کافی ساقی
بھر دے جلد مین جو شیشے مین ہے باقی ساقی

تیرے رندون پہ ملامت کوئی آنیکی نہین
بخدا تا بقیامت کوئی آنیکی نہین
محتسب کی ہی شکایت کوئی آنیکی نہین
تیرے میخانے پہ آفت کوئی آنیکی نہین
سب دعاگو ہین یہ جتنے ہین شرابی ساقی

ہے کیا عشق کی آتش نے مرا خانہ خراب
ایکدم کی نہین فرصت ہون کھڑا پا بر کاب
دل بھی جل بھن کے ہوا سینے مین الحمد کباب
تیرا جی چاہے تو پلوا دے کوئی جام شراب
ہاتھ پھیلانے کا بندہ نہین عادی ساقی

قاضی الوقت کے فتوے سے جو نادم ہوگا
بالیقین اہل جہنم کا وہ خادم ہوگا
جام پر جام پلاتا مجھے قاسم ہوگا
جو نہ پیوے گا شراب آج وہ مجرم ہوگا
کو بکو کل سے یہ کردی ہے منادی ساقی

جب سے ساقی نے پلائی ہے شراب عرفان
بھول کر بیٹھا ہون مین لسے خیال دو جہان
نیک و بد سے مجھے کیا کام ہے صحو نادان
مست کیا جانے کدھر دیر ہے کعبہ ہے کہان
عمر ساری تیری بھٹی پہ گذاری ساقی

ولہ قدس سرہ

ایک زمانہ تھا کہ ہجر یار مین سینہ فگار
جستجو مین اوسکی پھرتا تھا بہ شہر و دیار
اب وہ دن آئے کہ پارے کی طرح لیل و نہار
پاپائی ما نمیگیرد قرارش بیقرار
طالب دیدار گشتہ ہمچو موسیٰ باربار

ترس دوزخ ہے نہ ہے کچھ خواہش خلد برین
ہون مبرا کچھ نہین کھٹکا مجھے از کفر و دین
مست ہون بیکر شراب عشق کو اے شیخ دین
خار غم از ننگ و ناموس و ز میزان نکیرین
شہر یارم با کسے اصلا ندارم ہیچ کار

دیر و کعبہ مین بھٹکتے ہین یہ شیخ و برہمن
بعض پھرتے ہین بیابانون مین شکل کوہکن
ہوئین سب اشیا موجود مین یان رنگ رنگ
نیست علم معرفت جن و بشر را ذات مین
ہر دو عالم عکس رویم چون نباشد آشکار

جب تعلق کا اوٹھا پردہ تو پھر سب نیک و بد ۔۔۔ ایک آتا ہے نظر کیا دوست کیا اہل حسد
واعظا یہ آپ کی ناحق ہے مجھسے رد و کد ۔۔۔ جان و ہم تا جان خواہد من ندانم غیر خود

گوش دارم از کلام کنت کنزاً یادگار

گر پڑا ہون بحر وحدت مین جو ہونا ہو سو ہو ۔۔۔ اب تو ہر ذرے مین دیکھوں ہوں جمال یار کو
محو اپنی ذات مین یہ لطف سے اید و ستو ۔۔۔ بر نہایت حیرت اندر حیرت افزاید صحو

از در و دیوار گوید خویشتن را یاد دار

ٹھمریان

بناوا لے پپیا پیارے
ایک تو نیتا مدہ کے ماتے
آؤ پیارے دوارے ہمارے
تن من تجھپہ ڈاروں وار
برہ کی برچھی سینے کھائی
چھوڑ دیو سنسار +
چاند سورج مین جو سے تیری
بچن پیا کا اپنے مانون
کوئی لاکھ کہے مین برا نا نون

مجھے لاگی نجریا تورے رے
دوجے نینا باندھے کٹاری رے
مجھے لاگی نجریا توری رے
سیدکارن جوگ اوٹھائی
ماتا پیتا کا نام ڈبوئی
مجھے لاگی نجریا توری رے
مالا جیسے ساد ہو پھیرہ بار
کھوٹے کھرے کو صحو بچانون
ہوئی ہو سو ہوگی ۔۔ ۔۔۔ یار

۱۱۰۰۵۱۹۸ ص ع و ... د	مجھے لاگی نجریا توری رے	

ایضاً

کیون توکرتا ہوس اتنی ہے — یان دم کے دم کا گزارا ہے

ناتیرا ہے نا میرا ہے

اپنا اپنا کون ہے اپنا — جھوٹا سارا پسارا ہے

ناتیرا ہے نا میرا ہے

کنا صحو کا مان لے پیارے — پھر نہین آنا دوبارا ہے

ناتیرا ہے نا میرا ہے

تمت بالخیر

مجموعہ قطعات تاریخ دیوان صحو رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ انطباع دیوان ہذا نتیجہ طبع گوہر فشان آشنائے بحر عرفان عالی فطرت معجز بیان عالیجناب حشمت مآب نواب صادق جنگ محمد جمال الدین خان بہادر دام شوکتہ

قطعہ تاریخ

مرشد برحق کا کلام لطیف
رنگ مین ڈوبے ہوئے اشعار ہین
کیسے ہین الفاظ فصیح و بلیغ
تشنہ لبون کو سخن آبدار
دیکھکے کہتے ہین مریضان عشق
کیون نہو کسکا ہے یہ زیبا کلام
حضرت آغا متخلص بہ صحو
مظہر انوار خداوند پاک

چھپکے ہوا جلوہ نما مرحبا
قال مین آتا ہے مزا حال کا
جنمین نہان معنی سر خدا
ہے بخدا چشمۂ آب بقا
پا گئے ہم درد جگر کی دوا
قطب زمان ہادی راہ ہدا
نغمۂ داودی جنکی صدا
مصدر صد معرفت و اتقا

جوہر آئینۂ علم و کمال
گوہر گنجینۂ صدق و صفا

انکی زبان کاشف اسرار حق
ان کا سخن ہے سخن بے بہا

حلم نے تاریخ لکھی فی البدیہ
شکر خدا صحو کا دیوان چھپا
۱۳۲۲ھ

من مداح قاسم کوثر و سلسبیل جلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلمہ اللہ الوکیل

قطعہ تاریخ دیوان حضرت صحو رح

دیوان ہے یہ صحو کا یا مصدر عرفان
ہے سامنے آنکھوں کے عجب منظر عرفان

تعریف ہے دیوان کی امکان سے باہر
ہر شعر ہے سالک کے لئے رہبر عرفان

سرتاج سخن کیون نہو جسکا یہ سخن ہے
کہتے ہین جسے بادشہ کشور عرفان

ہر مصرع تر موجۂ دریائے حقیقت
ہر معنی نازک ہے کلید در عرفان

مرکز ہین کہ ہین مرکز اسرار الہی
نقطے ہین کہ ہین نام خدا گوہر عرفان

آنکھوں مین ضیا آئی ہے لفظونکی چمک سے
کوئی مہ عرفان ہے کوئی اختر عرفان

رکھی ہے عجب معنی و الفاظ مین خوبی
وہ شاہد عرفان ہے تو یہ زیور عرفان

اُڑ چلنے کو طیار ہے ہر طائر مضمون
کھولے ہوئے کس ناز سے ہے شہپر عرفان

مطلع سے نمایاں ہے کہ ہے مطلع انوار
چھپتے ہوئے اشعار سے بسمل ہوئے لاکھون
سب دنگ ہین ہین دیکھکے اس رنگ سخن کو
یہ فیض اوسی عارف کامل کا ہے سارا

مقطع سے یہ ظاہر ہے کہ ہی مظہر عرفان
کچھ غنچۂ عرفان ہین تو گنجینۂ عرفان
ہر سطر لیے ہاتھ مین ہے ساغر عرفان
شمشیر کے قبضہ مین جو ہے جوہر عرفان

کیا خوب جلیل آپ نے تاریخ نکالی
یہ صحو کا دیوان ہے اک دفتر عرفان

سنہ ۱۳۳۲ھ

از جناب محمد اسحاق خان صاحب آغائی رتخلص اسحاق

چھپ گئے اشعار پیر کے
کہدے اے اسحاق تاریخ شیوع

ہر دل یزدان طلب کیا شاد ہے
بوستان معرفت آباد ہے

۱۳ ھ ۳۲

قطعہ تاریخ ریختہ کلک گہر سلک جناب مولوی لطیف احمد صاحب مینائی متخلص بہ اختر مددگار مہوم سکرٹری صاحب سرکار عالی

حضرت صحو کا چھپا دیوان
یہ سخن مغز ہے شریعت کا
یہ سخن جان ہے تصوف کی

جس پہ صدقے بہار جنت ہے
یہ سخن رہبر طریقت ہے
یہ سخن کاشف حقیقت ہے

اسکی تاریخ لکھئے اے اختر | اپنے حق مین بڑی سعادت ہے

بے بہا مل گیا یہ مصرع سال
شاعری ہے کہ یہ کرامت ہے

۱۲۲۲ھ

از جناب صاحب العلم والولا مولوی محمد صدیق الزمان صاحب وفا شاگرد حضرت جلیل

حضرت صحو کا جو طبع کرایا دیوان
بارک اللہ عجب حسن بیان ہے اس کا
کتنے دلکش ہین یہ اشعار کہ جنکو پڑھکر
صوفیون کو یہ کوئی جاکے سناوے مژدہ
راز سربستہ ہے ہر لفظ مین پنہان اسکے
ایکبار اسکو اگر کوئی سمجھ کر پڑھ لے

ہے یہ شمشیر کا ارباب سخن پر احسان
ہے نثار اسپہ فصاحت تو بلاغت قربان
سامنے آنکھون کے پھر جاتا ہے جنت کا سمان
آکے سیراب ہون وہ بحر تصوف سے روان
جوہر ذات حقیقی بھی ہے شعرون سے عیان
ہے یقین اسکو ملے داخلہ باغ جنان

فکر تاریخ وفا کی تو کہا ہاتف نے
چشم بد دور فصاحت کی ہے جان یہ دیوان

۱۲۲۲ف

ایضاً ہجری

مدتون سے جسکا ارمان جسکی شہرت ملین تھی | بارک اللہ آج وہ دیوان ہوا جلوہ نما

صوفیون کو سُنکے وجد آتا ہے ہر ہر شعر پر ۔۔۔ کس قدر دلکش کلام صحو ہے صد مرحبا

سالِ وفا تاریخ کیا اچھی نکالی آپنے
شکر ایزد چھپ گیا عارفان دیوان چھپا

۱۳ھ ۴۲

من تصنیف لطیف مختار الملک وقت فہم جناب شیخ محمد علی صاحب امیر احمدی اجمیری تلمیذ حضرت معینی مدظلہ

حضرت صحو کا یہ دیوان ہے ۔۔۔ بے بہا ارمغان اسے کہیے
ہر غزل مین ہے بوئے باغ قدم ۔۔۔ روضۂ جاودان اسے کہیے
موتیون کی لڑی ہے ہر اک سطر ۔۔۔ رو کش کہکشان اسے کہیے
اسکے ہر شعر مین ہے جلوۂ ذات ۔۔۔ بے نشان کا نشان اسے کہیے
آسمان جانیے بلاغت کو ۔۔۔ نیر آسمان اسے کہیے
ہان سمجھیے اسے مرقع حسن ۔۔۔ عشق کی داستان اسے کہیے
ہین مضامین معرفت اسمین ۔۔۔ ملک دل کی زبان اسے کہیے
کاروان رہ حقیقت مین ۔۔۔ یوسف کاروان اسے کہیے
قول منصور کی ہے یہ تفسیر ۔۔۔ سرِ حق ترجمان اسے کہیے
کہیے فرض شاعری کو جہان ۔۔۔ اور جان جہان اسے کہیے
ماحی وہم و رہنمائے یقین ۔۔۔ بالیقین بیگمان اسے کہیے

اسمین ہے مہر معرفت کا جلوس
آسمان آستان اسے کہئے

اس سے ملتے ہین داغہائے گنہ
یاور عاصیان اسے کہئے

دشت وحدت مین سالکون کیلئے
خط حفظ دامان اسے کہئے

رنگ باغ سخن سمجھئے اسے
حسن روئے بتان اسے کہئے

دیجئے نسبت ہمائے معنی کو
اور ہما آشیان اسے کہئے

میرے یہ ساز ہے تصوف کا
نغمۂ صوفیان اسے کہئے

۱۳ ھ ۳۲

از جناب مولوی حکیم امتیاز حسین خانصاحب واقف شمسی ابو العلائی

صحو محو حق کا دیوان چھپ گیا
نور افروز دل ہر مستمند

عرض کی واقف نے تاریخ شیوع
شیخ کامل کا ہے دیوان حق پسند

۱۳۳۲ھ

از جناب حکیم محمد قاسم حسن صاحب شہد آغائی ابو العلائی

طبع شد دیوان صحو پیر ما
ہر غزل باشد نشان ترغیب

اے بشر ہاتف مرا آگاہ کرد
سال طبع او زبان ترغیب

سنہ ۱۳۳۲ھ

از جناب حکیم خواجہ شفیع حسن صاحب شہد آغائی ابو العلائی

ابوالعلائی پیر کا دیوان چھپا طبع کی تاریخ کہدے اے مشرہ	جس میں ہیں اسرار رب ذوالجلال برگزیدہ ہے ریاض وجد وحال ۱۳۳۲ھ

از جناب محمد فیاض الدین صاحب فیضی آغائی ابوالعلائی

نیک دیوان صحو مرشد ما گفته ام سال طبع او فیضی	هست این جلوه گاه راز و نیاز طبع دیوان شده خزانهٔ راز ۱۳۳۲ھ

از جناب غلام محمد خان صاحب عرف محمد جہانگیر خان عفی عنہ آغائی ابوالعلائی

چھپ گیا دیوان صحو پیر پاک واصف صحوی کہو تاریخ طبع	بن گیا کیا حرز جان کائنات ہے کلام مرشد عالی صفات ۱۳۳۲ھ

نتیجہ طبع اقدس جناب سیادت انتساب حضرت میر امیر علی صاحب متولی درگاہ معلی اجمیر شریف مدظلہ

جمع عبد الکریم خان نے کیا تھی غرض یہ تمام کوشش سے	اپنے مخدوم باصفا کا کلام اس سے ہوں فیضیاب خاص و عام

فکر تاریخ تھی کہ آئی صدا
نغمۂ دلربا ہے اس کا نام
۱۳۳۲ھ

از طبع گوہر فشان صاحب العلم و الیقین حضرت زین العابدین صاحب صاحبزادہ آستانہ معلی اجمیر شریف

دیوان جناب صحو عالی درجات ہے معجزہ مسیح یا آب حیات
عابد کو ہوئی جو سال تاریخ کی فکر برجستہ کہا دل نے "بیاض جنات"

۱۳۳۲ھ

من نتائج طبع منیف و فکر لطیف بدیع البیان فصیح اللسان معلوی سید محمد عبد المعبود صاحب معینی اجمیری صاحبزادہ درگاہ معلی

مصحف منظوم داود آنکہ بود بالیقین صدر الصدور عاشقان
جمع شد از دست شمشیر آنکہ ہست جان مشتاقان سرور عاشقان
نظم آن چون پرتو شمس الضحی دمبدم افزود نور عاشقان
خاصہ در بزم سماع معرفت ہر غزل یک مشغل طور عاشقان
سال ترتیبش کہ زخیر دران بانگ تحسین از حضور عاشقان

بالتقم گفتا معینی حسب حال
شعر داودی زبور عاشقان

۱۳۳۲ھ

ولہٗ

سعیِ شمشیر سے بہم پہونچا
کون شمشیر گنجِ فقر و غنا
کیا لکھوں شرحِ مصحفِ داود
ہر کشش میں ہے جذبۂ الفت
ہوئی تاریخ کی جو فکر مجھے

جانشینِ ابوالعلا کا کلام
صاحبِ کلک و صاحبِ صمصام
کہ سراسر ہے حکمت و الہام
ہے ہر اک دائرہ خلوص کا جام
بول اُٹھے طائرانِ سدرہ مقام

ساکنانِ حریمِ قدس میں ہے
نغمۂ روحِ پاک اس کا نام
سنہ ١٣٣٢ھ

از جامع اوراق خاکبوس آستانۂ پیرِ دستگیر بندہ شمشیر

چھپا دیوانِ صحیفۂ پیرِ حق
کہی تاریخ بنے اس کی شمشیر

رموزِ معرفت لاریب ہے یہ
"کلامِ حق کلامِ غیب ہے یہ"
سنہ ١٣٣٢ھ

ولہ

طبع شد نظمِ قبلۂ عالم
شاہ داود آنکہ از لب او

مقتدائے زمان و قطبِ زمین
ہر عبارت چکد چو درِّ ثمین

مصرعش ہے چو تیغ قاطع وہم
بیت او رہنمائے ملک یقین

بندہ شمشیر سال و تاریخش
گفت "ارشاد پیر و مرشد دین"

١٣٣٢ھ

ولہ

سخن پیر ما چو با مستان
بادہ پیما بصد تلطف شد

سال آن حسب حال آن شمشیر
"ہمہ میخانہ تصوف ما شد"

١٣٣٦ھ

تمت

ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے ہر قسم کی کتابیں عربی - فارسی - اُردو - ہندی

و انگریزی خوشخط چھپی کتابیں طبع ہوتی ہیں [illegible] چھپائی کا

[illegible] ملاحظہ فرمائیے -

[illegible]

چھپ [illegible] انگریزی [illegible]

[illegible] کے لیے حاضر ہے [illegible] ان کی تعمیل

[illegible] اور کفایت [illegible] کا نرخ اور شرائط

[illegible] دریافت فرمائیے ۔

مینیجر ابو العلائی پریس آگرہ